Al-Marjān Research Journal
Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan
HJRS
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Blasphemy and International Laws: A Comparative Study of the Protection of Religious Symbols and Legal Measures

توہینِ مقدسات اور بین الاقوامی قوانین: مذہبی شعائر کے تحفظ اور قانونی اقدامات کا تقابلی مطالعہ

Authors Details

1. **Atiya Fayyaz**
   MS Scholar, Department of Islamic Studies, Government College Women University, Sialkot, Pakistan.
2. **Dr. Sayyida Saadia** (Corresponding Author)
   Associate Professor, Department of Islamic Studies, Government College Women University, Sialkot, Pakistan.
   syeda.sadia@gcwus.edu.pk

Citation

Fayyaz, Atiya & Dr. Sayyida Saadia. " International Laws on Blasphemy: An Introductory Study. " *Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025): 686−697.

Submission Timeline

Received: Feb 13, 2025
Revised: Mar 03, 2025
Accepted: Mar 12, 2025
Published Online: April 14, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Journal
Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

Blasphemy and International Laws: A Comparative Study of the Protection of Religious Symbols and Legal Measures

توہینِ مقدسات اور بین الاقوامی قوانین: مذہبی شعائر کے تحفظ اور قانونی اقدامات کا تقابلی مطالعہ

☆عطیہ فیاض ☆ڈاکٹر سیدہ سعدیہ

Abstract

Blasphemy and desecration of sacred entities are universally regarded as serious offenses in religious, cultural, and legal contexts. In Islamic jurisprudence, blasphemy is considered a grave, unforgivable crime, with severe punishments intended to preserve the sanctity of faith, protect religious sentiments, and uphold moral order. Similar prohibitions exist in Judaism, Christianity, Hinduism, Buddhism, and Sikhism, where insults against sacred texts, figures, or rituals are strictly condemned. While Islamic law prescribes stringent punishments for blasphemy, it simultaneously emphasizes justice, fairness, and the avoidance of wrongful conviction by requiring clear evidence and genuine intent. In Pakistan and several Muslim-majority countries, blasphemy laws are embedded within penal codes with severe penalties, including capital punishment. In contrast, many Western countries prioritize freedom of expression, limiting or abolishing blasphemy-related laws, though some maintain hate-speech regulations to prevent incitement of violence. International organizations, such as the United Nations, highlight the balance between religious tolerance and freedom of expression, encouraging states to enact measures against hate speech without undermining fundamental rights. The study concludes that while blasphemy laws differ across nations and faith traditions, their underlying purpose is to safeguard religious dignity, promote peace, and prevent social unrest. Nevertheless, their application demands extreme caution, adherence to due process, and moral responsibility to ensure justice and interfaith harmony in a globalized world.

Keywords: Blasphemy, Sacred Entities, Islamic Jurisprudence, Religious Laws, Freedom of Expression, Interfaith Harmony

تعارف موضوع

توہینِ مقدسات ایک ایسا مسئلہ ہے جسے دنیا کے تقریباً تمام مذاہب میں سنگین جرم تصور کیا جاتا ہے۔ اسلام میں یہ عمل ناقابلِ معافی اور انتہائی سنگین گناہ سمجھا جاتا ہے جس کے لیے سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں تاکہ دینی شعائر کی حرمت اور تقدیس قائم رہ سکے۔ یہودی اور عیسائی مذاہب میں بھی مقدسات کی توہین کو گناہ اور جرم قرار دیا گیا ہے اور اس کے انسداد کے لیے سخت قوانین اور مذہبی ضوابط وضع کیے گئے ہیں۔ اسی طرح ہندو مت، بدھ مت اور سکھ مذہب میں بھی مذہبی کتب، شخصیات اور عبادت گاہوں کی توہین ناقابلِ برداشت جرم ہے۔ مذہبی شعائر کا احترام

☆ ایم ایس اسکالر، شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ، پاکستان۔
☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ، پاکستان۔

معاشرتی امن اور رواداری کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستان سمیت کئی مسلم ممالک میں توہینِ مقدسات کے قوانین تعزیراتِ قانون کا حصہ ہیں جن میں سخت سزائیں شامل ہیں۔ دوسری طرف مغربی ممالک میں اظہارِ رائے کی آزادی کو بنیادی حق قرار دیتے ہوئے ان قوانین کو یا تو منسوخ کر دیا گیا ہے یا ان کا اطلاق انتہائی محدود سطح پر کیا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی ادارے اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مذہبی آزادی اور شعائر کے احترام کو یقینی بنایا جائے تاکہ دنیا میں امن اور بین المذاہب ہم آہنگی قائم رہ سکے۔

مقدسات کا لغوی معنی

مقدسات "مقدسہ" کی جمع ہے جو عربی زبان میں باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ اس کا سہ حرفی مادہ قدس ہے جس کے معنی پاک اور بابرکت ہونے کے ہیں۔ علامہ زبیدی لکھتے ہیں:

والتقديس : التطهير وتشريه الله عز وجل، وقوله تعالى: ونحنُ نَسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ [1]

تقدیس کے معنی ہیں: اللہ تبارک و تعالیٰ کی پاکی اور تنزیہ بیان کرنا، جیسے ارشاد ہے: "اور ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں تیری حمد کے ساتھ اور پاکی بیان کرتے ہیں تیرے لیے۔

مقدسات کا اصطلاحی معنی

اصطلاحی طور پر "مقدسات" سے مراد وہ تمام چیزیں لی جاتی ہیں جن کو کسی بھی مذہب میں احترام اور تقدس کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہو، خواہ ان کا تعلق افراد سے ہو، مذہبی عبادات، تہوار اور رسوم ورواج سے ہو، مذہبی کتب اور مقدس مقامات سے ہو، یا ان مقدس عبادت گاہوں میں انجام پانے والی عبادات سے ہو۔ کسی بھی مذہب کا اپنے مقدسات سے بڑا گہرا رشتہ اور تعلق استوار ہوتا ہے اور اس مذہب کے ماننے والے اور پیروکار ان مقدسات کا دل و جان سے احترام کرتے ہیں۔

الہامی مذاہب میں شعائر کی حرمت و تقدیس کی ضابطہ الہامی کتب میں بیان کیا ہے اور اس کے متعلق مختلف ممالک نے قانون و تعزیرات پر مبنی ایک منظم نظام وضع کیا ہے۔ قانونی وتعزیرات کا یہ نظام جو معاشرتی ضابطہ اخلاق، عدل وانصاف اور لوگوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے بنایا جاتا ہے۔ یہ نظام جرائم کو روکنے، مجرموں کو انصاف فراہم کرنے، اور معاشرتی نظم وضبط کو قائم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تعزیرات میں مجرمانہ سرگرمیوں، سزا، جرمانے اور دیگر قانونی اقدامات کا تفصیلی احاطہ ہوتا ہے۔ مختلف مذاہب میں قوانین اور تعزیرات کی نوعیت اور ان کے نفاذ کا طریقہ بھی مختلف ہوتا ہے۔ اسلام، مسیحیت، ہندوازم، بدھ ازم، اور دیگر مذاہب میں قوانین اور تعزیرات کے بنیادی اصول مختلف ہوتے ہیں۔ اسلام میں شرعی قانون (شریعت) اللہ تعالیٰ کے احکامات پر مبنی ہے، جو قرآن اور سنت پر مشتمل ہے، اور اس میں گناہوں کی سزا کے لیے مختلف حدیں اور تعزیرات (قانونی سزائیں) دی جاتیہیں۔ عیسائی مذہب میں بھی اخلاقی ضابطے موجود ہیں جن کی خلاف ورزی پر گناہ اور مغفرت کے تصورات پر زور دیا جاتا ہے، مگر سزاؤں کا نظام اسلامی قانون کی طرح واضح نہیں ہوتا۔ ہندوازم میں بھی اخلاقی اصولوں اور معاشرتی نظم کے لیے مختلف قسم کے قوانین اور اجتماعی ضابطے موجود ہیں، جنہیں دھرم شاستر (مقدس کتابیں) میں بیان کیا گیا ہے۔ بدھ ازم میں بھی اخلاقی معاملات پر زور دیا جاتا ہے، جہاں

[1] Az-Zabīdī, Murtaḍā. Tāj al-'Arūs min Jawāhir al-Qāmūs. Edited by Muḥammad ibn Muḥammad ibn 'Abd ar-Razzāq al-Ḥusaynī. Beirut: Dār al-Hidāya, 1411 AH/1990, 16: 358.

نیکی اور بدی کے اصولوں کے تحت سزا دی جاتی ہے، مگر اس میں بھی جسمانی سزا یا قانون کا روایتی نظام زیادہ واضح نہیں ہے۔ دنیا کے ہر مذہب میں انفرادی کردار اور معاشرتی نظم کو قائم رکھنے کے لیے بہت سے اصولوں کی بنیاد مذہب کی تعلیمات پر رکھی جاتی ہے۔ اور مذہب ان قوانین پر سختی سے عمل کرواتا ہے۔ قوانین پر عمل کرنے سے ہی معاشرے میں امن کا قیام عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ مقالہ ہذا میں مذہبی مقدسات کے حوالہ سے مختلف مذاہب و ممالک میں جو قوانین اور تعزیرات موجود ہیں ان کو بیان کیا ہے ۔

مختلف مذاہب میں توہین مقدسات پر قوانین و تعزیرات

توہین مقدسات (*Blasphemy*) مختلف مذاہب اور ثقافتوں میں ایک انتہائی حساس اور اہم مسلہ ہے، جس سے مراد مقدس شخصیات، مذہبی عقائد، یا مقدس کتب کی بے حرمتی یا تضحیک ہے۔ مختلف مذاہب میں توہین مقدسات کی تعریف اور اس کے نتائج مختلف ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اسلام میں توہین رسالت یا قرآن کی بے حرمتی ایک سنگین جرم سمجھا جاتا ہے، جس پر سخت سزائیں مقرر ہیں، جبکہ عیسائیت میں بھی یہ عمل قابل مذمت ہے، اسی طرح مختلف ممالک میں اس کے لیے قانونی ضوابط موجود ہیں۔ ہندومت، یہودیت، اور دیگر مذاہب میں بھی مقدسات کی توہین کو اخلاقی یا روحانی جرم سمجھا جاتا ہے۔ مختلف مذاہب میں توہین مقدسات کے حوالے بیان کردہ تعلیمات اور مختلف ممالک میں اس بارے میں موجود قوانین اور تعزیرات کا جائزہ لیا جائے گا۔

یہودیت میں توہین مقدسات کے حوالے سے تعلیمات

اگر یہودیت کے ماخذ شریعت کا مطالعہ کریں تو ان میں اللہ تعالی، مقدس شخصیات اور مذہبی شعائر کی بے حرمتی کے بارے میں تعلیمات اور ان پر سزائیں موجود ہیں۔ عہد نامہ عتیق میں ذات باری تعالی کے نام کی توہین سے واضح الفاظ میں منع فرما کر اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔

تورات کی تیسری کتاب اخبار کی رو سے جو شخص خداوند تعالیٰ کی ذات پر برا بھلا کہے، اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تورات کی کتاب "سلاطین اول" میں بھی خداوند تعالیٰ کی توہین کرنے والے کو سنگسار کا حکم دیا گیا ہے۔

بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ اگر کوئی اپنے خدا پر لعنت کرے تو اس کا گناہ اس کے سر لگے گا اور جو کوئی خدا کے نام پر کفر کرے وہ ضرور جان سے مارا جائے گا اور پوری جماعت اسے سنگسار کرے گی[2]

یہودی شریعت میں جس طرح ذات باری کی توہین سے منع کیا گیا ہے، اسی طرح مقدس شخصیات اور قوم کے سرداروں کی توہین و بے عزتی سے بھی منع کیا گیا۔ جیسے خروج باب ۲۲ میں آتا ہے:

تو خدا کو مت کوسنا اور نہ اپنی قوم کے سردار پر لعنت بھیجنا[3]

مندرجہ بالا عبارت میں ذات باری تعالی کی توہین کے ساتھ قوم کے پیشوا کی توہین کو بھی قابل جرم قرار دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیت میں قوم کے پیشوا و سردار کی توہین اور اس پر لعنت بھیجنا ایک نا قابل معافی فعل تصور کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کاہن جس کو مذہبی پیشوا کی حیثیت حاصل ہوتا ہے، اس کی بے عزتی کو بڑا سنگین جرم تصور کیا جاتا ہے۔ یہودی شریعت میں زانی کی سزا موت ہے، جب کہ کاہن کی بیٹی جب

[2]. Aḥbār, 16:24. [Presumed biblical reference; possibly Acts 16:24, but clarification needed due to non-standard citation format].
[3] Ahd-é-Nāma Atêeq, Khúrōoj, 28:22. [Presumed biblical reference; possibly Exodus 28:22 in Urdu translation, but clarification needed due to non-standard citation format].

بدکاری کا ارتکاب کرتی ہے تو اس کو سزائے موت آگ میں جلا کر دی جائے گی۔ اس کے لیے آگ سے جلانے جیسی سخت سزا محض اس لیے مقرر کی گئی ہے کہ:

وہ مذہبی طور پر معزز و مقدس سمجھے جانے والے اپنے کاہن باپ کی رسوائی کا باعث بنی[4]

یہودی مذہب میں یوم السبت (ہفتہ کا دن) انتہائی مقدس دن تھا کیونکہ اللہ کے حکم سے اس دن وہ تمام لوگ اپنی دنیاوی مصروفیات کو ترک کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ تورات کی دوسری کتاب خروج (Exodus) میں اس دن کی توہین پر قتل اور جلاوطنی کی سزائیں ذکر کی گئی ہیں۔ جس کی تائید قرآن مجید کی سورۃ البقرۃ کی آیات 65، 66 سے بھی ہوتی ہے۔ بائبل میں ایسے گستاخوں کی سزا ان الفاظ کے ساتھ بیان ہوئی ہے:

لہذا سبت کو مانو کیونکہ یہ تمہارے لئے مقدس ہے اور جو کوئی اس کی بے حرمتی کرے وہ ضرور مار ڈالا جائے اور جو کوئی اس دن کوئی کام کرے، اپنی قوم سے خارج کیا جائے۔ چھ دن کا کام کیا جائے لیکن ساتوں دن آرام کا سبت ہے خداوند کے لئے مقدس ہے جو شخص سبت کے دن کوئی کام کرے وہ ضرور مار ڈالا جائے[5]۔

اسرائیل میں توہینِ مقدسات سے متعلق قوانین

1۔ تعزیراتی قانون 1977 (Penal Law)

Israel's Penal Code, Section 170, prohibits a person from knowingly insulting a religion or the sanctity of its adherents, if it threatens to cause public unrest. Punishment: The offense is punishable by up to three years in prison, but the law is rarely enforced[6]

اسرائیل کا تعزیراتی قانون، دفعہ 170 اس بات کی ممانعت کرتا ہے کہ کوئی شخص جان بوجھ کر کسی مذہب یا اس کے پیروکاروں کی مقدسات کی توہین کرے، اگر اس سے عوام میں بدامنی پیدا ہونے کا خطرہ ہو۔ سزا: اس جرم پر تین سال تک قید کی سزا ہو سکتی ہے، لیکن یہ قانون شاذ و نادر ہی نافذ کیا جاتا ہے۔

2۔ آزادیٔ اظہار اور توہینِ مقدسات

Freedom of expression is highly protected in Israel, and courts often dismiss blasphemy cases unless it threatens direct violence or public unrest. Courts generally refrain from interfering with art, politics, and the media on charges of blasphemy.[7]

اسرائیل میں آزادیٔ اظہار کو بہت زیادہ تحفظ حاصل ہے، اور عدالتیں اکثر توہینِ مقدسات کے خلاف مقدمات کو رد کر دیتی ہیں، جب تک کہ اس سے براہِ راست تشدد یا عوامی بدامنی کا خطرہ نہ ہو۔ عدالتیں عام طور پر توہینِ مقدسات کے الزامات پر آرٹ، سیاست اور میڈیا میں مداخلت سے گریز کرتی ہیں۔

---

[4] Salāteen, 14:21. [Presumed biblical reference; possibly Kings (1 or 2 Kings) 14:21, but clarification needed due to non-standard citation format].

[5] . Safar-e-Khurooj, 28:22. [Presumed biblical reference; possibly Exodus 28:22 in Urdu translation, but clarification needed due to non-standard citation format].

[6]. Aran, Gidian, Hashim, Khalil. Blasphemy in Past and Present Israel. Bloomington: Indiana University Press, 1428 AH/2007, 233

[7] . Novak, David. The Law of Blasphemy. Washington, DC: Law Library of Congress, 1425 AH/2004, 123.

یہودی مذہبی قوانین (Halakha) اور توہینِ مقدسات

Religious matters in Israel are sometimes governed by Jewish Shariah law (Halakha), but these laws mostly fall under the jurisdiction of rabbis and religious courts and are not part of state law. However, administrative penalties may be imposed in cases of desecration of certain holy sites or offending religious sentiments, especially if it is at holy sites such as the Western Wall or holy Jewish tombs.[8]

اسرائیل میں مذہبی معاملات کو بعض اوقات یہودی شرعی قوانین (Halakha) کے مطابق بھی دیکھا جاتا ہے، لیکن یہ قوانین زیادہ تر رَبّیوں (Rabbis) اور مذہبی عدالتوں کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں اور ریاستی قانون کا حصہ نہیں ہوتے۔ تاہم، بعض مقدس مقامات کی بے حرمتی مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے معاملات میں انتظامی سزائیں دی جا سکتی ہیں، خاص طور پر اگر یہ مقدس مقامات جیسے کہ دیوارِ گریہ (Western Wall) یا مقدس یہودی مقبروں پر ہو۔

پس معلوم ہوا کہ یہودی مذہب میں مقدسات کی توہین کرنا ایک شدید ترین گناہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہودی مذہبی تعلیمات کے مطابق ذات باری تعالیٰ کی عظمت اور اس کے نام کا احترام بنیادی عقیدہ ہے۔ تورات اور تلمود میں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ خدا کے نام کو بے مقصد یا توہین آمیز انداز میں لینا منع ہے۔ یہودی مذہب کی روایات میں مقدسات کی توہین میں خدا کی ہستی، مذہبی کتابوں، مقدس شخصیات اور عبادات کی بے حرمتی شامل ہے۔ اس طرح کے عمل کو نہ صرف فردی بدعملی سمجھا جاتا ہے بلکہ اس سے پورے معاشرے کی روحانی حالت پر منفی اثر پڑتا ہے۔ بلکہ اس کے مرتکب افراد کو سنگین سزائیں دی جاتی ہیں۔

عیسائی مذہب میں توہینِ مقدسات کے قوانین و تعزیرات

باقی مذاہب کی طرح عیسائی مذہب میں بھی توہینِ مقدسات کو ایک سنگین ترین گناہ کا عمل تصور کا جاتا جاتا ہے۔ یہ عمل مقدس شخصیات، کتب، اور علامات کے خلاف نازیبا الفاظ یا افعال کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے، جو عیسائی عقائد اور جذبات کو مجروح کرتے ہیں۔ بائبل اور عیسائیتعلیمات میں خدا، یسوع مسیح، اور روح القدس کے احترام کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اس تناظر میں توہینِ مقدسات کو نہ صرف مذہبی بلکہ اخلاقی اور روحانی قوانین کی خلاف ورزی تصور کیا جاتا ہے۔ مختلف عیسائی فرقے اس معاملے میں اپنے مخصوص نظریات اور قوانین رکھتے ہیں، اور تاریخی طور پر اس عمل کو بعض اوقات قانونی یا سماجی نتائج کا سامنا بھی کرنا پڑا ہے۔ عیسائی مذہب میں توہین مقدسات کے حوالہ سے قوانین اور تعزیرات درج ذیل ہیں۔

"Encyclopedia of Religion" کی روسے بلاس فیمی کا تصور شریعت موسوی سے عیسائیت میں وارد ہوا ہے:

Christendom's concept of blasphemy derived from the Mosaic injunction of exodus which 22:28 declares, you shall not revile God[9]

دنیائے مسیحیت میں توتین (Blasphemy) کا تصور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس حکم سے منتقل ہوا ہے جو کتاب خروج باب ۲۲ آیت ۲۸ میں ذکر کیا گیا ہے؟ تم لوگ خدا کی شان میں بدگوئی اور بدکلامی نہیں کروگے۔

[8] . Aran, Gidian, Hashim, Khalil. Blasphemy in Past and Present Israel. Bloomington: Indiana University Press, 1428 AH/2007, 220.

[9] Thomson Gale. Encyclopedia of Religion. 2nd ed. New York: Thomson Gale, 1421 AH/2000, 2: 970.

بائیبل جو دراصل تورات اور انجیل مقدس کے مجموعے کا نام ہے، میں کئی مقامات پر خداوند تعالیٰ، نبی، رسول اور دیگر مذہبی مقدسات کی توہین کو ایک ناقابل معافی جرم قرار دیا گیاہے۔ انجیل متی میں روح القدس کی توہین کو دونوں جہانوں میں ایک ناقابل معافی جرم قرار دیا گیاہے، ارشاد ہے:

اسی لئے میں تم سے کہتاہوں کہ آدمیوں کا ہر گناہ اور کفر تو معاف کیا جائے گا مگر جو کفر روح کے حق میں ہو وہ معاف نہیں کیا جائے گا اور جو کوئی ابن آدم اس کے بر خلاف بات کہے گا وہ تو اسے معاف کی جائے گی مگر جو کوئی روح[10]

اسی طرح عہد جدید میں بھی خدا کے نام کی توہین اور گستاخی پر موت کی سزا ہونے کا حکم موجود ہے۔ جیسے عہد جدید کے باب ایک میں رومیوں کے مختلف جرائم کا تذکرہ کیا گیاہے اسی طرح عہد جدید میں بھی خدا کے نام کی توہین اور گستاخی پر موت کی سزا ہونے کا حکم موجود ہے جیسے عہد جدید کے باب ایک میں رومیوں کے مختلف جرائم کا تذکرہ کیا گیاہے۔ ان جرائم میں خدا سے نفرت کرنے والے اور گستاخ بھی شامل ہیں۔ ان کی سزا کے متعلق ان الفاظ کے ساتھ حکم دیا گیاہے:

ایسے کام کرنے والے خدا کے عادلانہ حکم کے مطابق موت کی سزا کے مستحق ہیں[11]

آئرلینڈ میں توہینِ مقدسات کے قوانین

آئرلینڈ میں توہین مذہب کے قوانین کا حوالہ 1989 کے Defamation Act اور اس کے تحت Blasphemy کے حوالے سے ملتا ہے۔ اس قانون کے مطابق، توہین مذہب کو جرم سمجھا جاتاہے اور اس کے لیے مختلف سزائیں بھی تجویز کی گئی ہیں۔

Anyone who insults religion or its sanctities can be fined up to 25,000 euros or imprisoned[12]

مذہبیا اس کے مقدسات کی توہین کرنے والے کو 25,000 یورو تک کا جرمانہ یا قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔

یہ قانون "Blasphemy" کے مرتکب افراد کے لیے مالی سزا کے ساتھ ساتھ قید کی سزا بھی تجویز کرتا ہے۔ آئرلینڈ کے آئین (1937) میں مذہب کی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے، مگر اس میں ایک شق بھی ہے جو مذہبی توہین کو محدود کرتی ہے۔

اس طرح آئین کی شق 44 میں بتایا گیاہے کہ

It states that the state has an obligation to ensure respect for religion and prevent any blasphemous content or activity.[13]

ریاست کے سامنے یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مذہب کے احترام کو یقینی بنائے اور کسی بھی توہین آمیز مواد یا سرگرمی کو روکے۔

آئرلینڈ میں توہین مذہب کی سزاؤں کا مقصد لوگوں کے عقائد کی حفاظت کرنا ہے، مگر اس حوالے سے 2018 میں عوامی رائے شماری کے ذریعے اس قانون میں کچھ تبدیلیاں بھی لائی گئی تھیں، جس میں توہین مذہب کے حوالے سے قانونی سزاؤں کو نرم کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔

برطانیہ میں توہینِ مقدسات کے قوانین

برطانیہ میں پہلے Blasphemy Act of 1697 اور بعد میں Common Law Blasphemy کے تحت توہینِ مقدسات کو جرم سمجھا جاتا تھا۔ تاہم، ان قوانین کا اطلاق زیادہ تر عیسائیت (خصوصاً چرچ آف انگلینڈ) کے خلاف بیانات پر ہوتا تھا۔

---

[10] Injīl-i Mattī, 12:31. [Presumed biblical reference; Gospel of Matthew 12:31 in Urdu translation].
[11]. Romiyōn, 1:30. [Presumed biblical reference; Romans 1:30 in Urdu translation
[12]Defamation Act (2009). n.p.: n.p., 1430 AH/2009, 78.
[13]Defamation Act (2009), 44.

2.قوانین کی منسوخی:

2008میں، برطانیہ نے Blasphemy اور Blasphemous Libel کو ختم کر دیا۔ یہ تبدیلی Criminal Justice and Immigration Act 2008 کے ذریعے عمل میں آئی، جس کا مطلب ہے کہ اب برطانیہ میں توہینِ مقدسات بطور جرم تسلیم نہیں کی جاتی۔

3.نفرت انگیز تقاریر (Hate Speech) کے قوانین:

اگرچہ روایتی توہینِ مقدسات کے قوانین ختم ہو چکے ہیں، مگر برطانیہ میں ایسے قوانین موجود ہیں جو کسی مذہب یا مذہبی پیروکاروں کے خلاف نفرت انگیزی (Hate Speech) کو روکنے کے لیے بنائے گئے ہیں:

* Public Order Act 1986 – This law criminalizes religious or racially hateful statements, content, or behavior.
* Racial and Religious Hatred Act 2006 – Under this law, serious hate speech against any religion can be an offence, provided it is intended to incite violence or hatred.[14]

- Public Order Act 1986 – یہ قانون مذہبی یا نسلی نفرت انگیز بیانات، مواد، یا رویوں کو جرم قرار دیتا ہے۔
- Racial and Religious Hatred Act 2006 – اس قانون کے تحت کسی بھی مذہب کے خلاف شدید نفرت انگیز تقاریر جرم ہو سکتی ہیں، بشرطیکہ ان کا مقصد تشدد یا نفرت کو ہوا دینا ہو۔

کینیڈا میں توہینِ مقدسات کے قوانین و تعزیرات:

In Canada, the law of blasphemy was included in section 296 of the Criminal Code of Canada. It made insulting any religion a punishable offence, punishable by up to two years in prison. However, the law was rarely enforced in practice, and the last time an individual was prosecuted under the law was in 1930.[15]

کینیڈا میں توہینِ مقدسات (Blasphemy) کا قانون Criminal Code of Canada کے سیکشن 296 میں شامل تھا۔ اس کے تحت کسی بھی مذہب کی توہین کو قابلِ سزا جرم سمجھا جاتا تھا، اور اس کے مرتکب کو دو سال تک قید کی سزا دی جا سکتی تھی۔ تاہم، اس قانون پر عملی طور پر شاذ و نادر ہی عمل درآمد کیا جاتا تھا، اور آخری بار کسی فرد پر اس قانون کے تحت مقدمہ 1930 میں درج کیا گیا تھا۔

خاتمۂ قانون

In 2018, the Government of Canada repealed several outdated and ineffective Criminal Code laws under Bill C-51, including the blasphemy law (section 296). The law was deemed to be against the right to "freedom of expression" and Parliament decided to repeal it.[16]

---

[14]. Webster, Richard. The Law of Blasphemy. Woodbury, MN: Llewellyn Publications, 1421 AH/2000, 145.
[15]. David. Blasphemy and Freedom of Expression in Canada. London: United Society for Christian Literature, 1396 AH/1975, 198.
[16]. Jethar, Robert. Canadian Charter of Rights and Freedom. Canada: Irwin Law Inc., 1430 AH/2009, 333.

2018میں کینیڈا کی حکومت نے Bill C-51 کے تحت Criminal Code کے کئی پرانے اور غیر مؤثر قوانین ختم کر دیے، جن میں توہینِ مقدسات کا قانون (سیکشن 296) بھی شامل تھا۔ اس قانون کو "آزادیٔ اظہار" کے حق کے خلاف سمجھا گیا اور پارلیمنٹ نے اسے ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔

موجودہ قوانین اور مذہبی تحفظ:

اگرچہ توہینِ مقدسات کا قانون ختم کر دیا گیا ہے، لیکن کینیڈا میں اب بھی ایسے قوانین موجود ہیں جو مذہبی گروہوں کو تحفظ فراہم کرتے ہیں، جیسے: نفرت انگیز تقریر کے قوانین

Under the Criminal Code of Canada (Section 319), it is a punishable offense to make hate speech against, encourage harm to, or incite violence against, any religious group[17]

Criminal Code of Canada (سیکشن 319) کے تحت کسی بھی مذہبی گروہ کے خلاف نفرت انگیز تقریر کرنا، انہیں نقصان پہنچانے کی ترغیب دینا یا ان کے خلاف تشدد پر اکسانا قابلِ سزا جرم ہے۔

جرمنی میں توہین مقدسات کے قوانین و تعزیرات:

جرمنی میں توہینِ مقدسات (Blasphemy) سے متعلق قوانین بنیادی طور پر جرمن کریمنل کوڈ - Strafgesetzbuc (StGB) کے سیکشن 166 میں بیان کیے گئے ہیں۔ یہ سیکشن مذہبی عقائد کی توہین یا ان کی عوامی تضحیک سے متعلق ہے۔

جرمن کریمنل کوڈ - (StGB) سیکشن 166: مذہبی اور نظریاتی توہین (Blasphemy Laws)

* Whoever publicly insults the deity, tenets, or religious practices of any religion or belief system with the intention of endangering public peace, shall be punished with imprisonment for up to three years or with fine.
* If a person publicly desecrates the rites or sacred objects of a religious or ideological community and may threaten public peace, he may also be punished with imprisonment for a term up to three years or with fine.[18]

- جو کوئی بھی کسی مذہب یا نظریاتی عقیدے (belief system) کے معبود، اصولوں، یا مذہبی رسوم کی عوامی طور پر توہین کرتا ہے اور اس کا مقصد معاشرتی امن کو خطرے میں ڈالنا ہوتا ہے، اسے تین سال تک قید یا جرمانہ کی سزا دی جا سکتی ہے۔
- اگر کوئی شخص کسی مذہبی یا نظریاتی برادری کی رسومات یا مقدس چیزوں کی عوامی طور پر بے حرمتی کرتا ہے اور اس سے عوامی امن کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے، تو اس پر بھی تین سال تک قید یا جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ عیسائی مذہب کی تعلیمات میں توہینِ خدا، توہین قدس اور توہین مقدسات نا قابل معافی گناہ ہے، کیونکہ مقدس ہستیوں، کلام مقدس، اور مذہبی علامات کو عزت و احترام کا درجہ حاصل ہے۔ عیسائیت کے مطابق، توہینِ مقدسات نہ صرف مذہبی اصولوں کی خلاف ورزی ہے بلکہ یہ خدا کے احترام اور روحانی تعلق کو مجروح کرنے کا باعث بنتی ہے۔ لیکن مذہبی روایات کے تحت خدا کی توہین کو ایک سنگین گناہ سمجھا جاتا ہے۔

[17]. Moon, Richard. "Hate Speech Laws in Canada." Florida State University Law Review (1429 AH/2008): 89.
[18]. Bohlander, Michael. German Criminal Code Strafgesetzbuch-stab. Germany: German University Law Press, 1430 AH/2009, 77.

چرچ کے علما اور عقائد کے مطابق، ایسے اعمال مسیحی برادری میں انتشار اور روحانی نقصان کا باعث بن سکتے ہیں، اس لیے ان سے اجتناب کی تلقین کی جاتی ہے۔

دین اسلام میں توہین مذہب و مقدسات کے قوانین و تعزیرات

دین اسلام میں توہینِ مقدسات، یعنی اللہ، رسولِ اکرم ﷺ، قرآن مجید، یا دیگر مقدس شخصیات و شعائر کی توہین، ایک سنگین اور ناقابل معافی جرم تصور کیا گیا ہے۔ قرآن و حدیث میں اس عمل کی سخت الفاظ میں مذمت کی گئی ہے، کیونکہ یہ مسلمانوں کے ایمان اور دینی جذبات کو مجروح کرتا ہے۔ اسلامی فقہ میں توہینِ مقدسات کے لیے مختلف سزائیں تجویز کی گئی ہیں، جو جرم کی نوعیت، شدت، اور حالات پر منحصر ہوتی ہیں۔ بعض فقہاء کے نزدیک یہ حد کا معاملہ ہے، جس کی سزا موت بھی ہو سکتی ہے، جبکہ بعض فقہاء اس پر تعزیر کے اصولوں کا اطلاق کرتے ہیں۔ ان قوانین کا مقصد مذہبی ہم آہنگی کو فروغ دینا، مقدسات کا تحفظ کرنا، اور معاشرے میں امن کے قیام کو یقینی بنانا ہے۔ البتہ، ان قوانین کے نفاذ میں عدل و انصاف، گواہوں کی شہادت، اور صحیح تحقیق کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ اسی طرح پاکستان میں جو قوانین اور تعزیرات ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

پاکستان میں توہین مقدسات کے قوانین و تعزیرات

پاکستان کے قانون میں توہین مقدسات کی درج ذیل دفعات شامل ہیں، جن میں سے کچھ اسلام کے ساتھ خاص ہیں، اور کچھ دفعات میں کسی مذہب کی تخصیص نہیں، ان تمام دفعات کو قوانین مذہب و توہین رسالت سے متعلق دفعات کہا جاتا ہے جس میں مختلف قسم کے جرائم کا ذکر ہے، جن میں مذہبی عنوانات کا غلط استعمال، قرآن پاک کے نسخے کی بے حرمتی، جان بوجھ کر مذہبی جذبات کو بھڑکانا، اور نبی کریم ایس ایم کی شانِ اقدس میں توہین آمیز الفاظ کا استعمال شامل ہے۔ ان جرائم پر جرمانے سے لے کر طویل قید تک سزاؤں کا ذکر ہے، اور حضور اکرم این ایم کی توہین کرنے کی صورت میں سزائے موت مقرر کی گئی ہے۔

* ان دفعات میں دفعہ نمبر 295 توہین مذہب کے ارادے سے عبادت گاہ کی بے حرمتی سے متعلق ہے اور اس میں زیادہ سے زیادہ دو سال قید کی سزا مقرر کی گئی ہے۔
* دفعہ نمبر 295 الف کسی گروہ کے مذہبی جذبات کو جان بوجھ کر بھڑکانے سے متعلق ہے جس پر جرمانے کے ساتھ یا جرمانے کے بغیر، زیادہ سے زیادہ دس سال قید کی سزا مقرر ہے۔
* دفعہ نمبر 295-ب کا تعلق قرآن مجید کے نسخے کی بے حرمتی سے ہے، جس پر لازمی عمر قید کی سزا مقرر کی گئی ہے۔
* دفعہ نمبر 295-ج رسول اللہ السلام کے بارے میں توہین آمیز کلمات سے متعلق ہے، جس پر سزائے موت مقرر کی گئی ہے۔
* کی سزا مقرر ہے۔ دفعہ نمبر 296 مذہبی اجتماعات میں خلل ڈالنے سے متعلق ہے، جس پر زیادہ سے زیادہ ایک سال قید یا جرمانہ یا دونوں
* دفعہ نمبر 297 قبروں کی بے حرمتی سے متعلق ہے جس پر زیادہ سے زیادہ ایک سال قید کی سزا متعین ہے۔
* دفعہ 298 جان بوجھ کر مذہبی جذبات کو مجروح کرنے سے متعلق ہے اور اس میں زیادہ سے زیادہ ایک سال قید کی سزا مقرر کی گئی ہے۔
* دقعہ 298 الف مقدس شخصیات کے بارے میں توہین آمیز کلمات سے متعلق ہے جس پر جرمانے کے ساتھ یا اس کے بغیر، زیادہ سے زیادہ تین سال قید کی سزا مقرر ہے۔
* دقعہ 298، ب بعض مذہبی عنوانات اور اصطلاحات کے نغلط استعمال سے متعلق ہے جس پر تین سال قید اور جرمانے کیسزا متعین ہے۔

* وقعہ 298-ج قادیانی کا خود کو مسلمان کہنے یا اپنے عقیدے کی پرچار کرنے سے متعلق ہے جس پر جرمانے کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تین سال قید کی سزا مقرر کی گئی ہے[19]

سعودی عرب میں توہینِ مقدسات کے قوانین و تعزیرات

سعودی عرب میں توہینِ مقدسات کے قوانین اسلامی شریعت پر مبنی ہیں اور انتہائی سخت ہیں۔ ان قوانین کے تحت اسلام، پیغمبرِ اسلام ﷺ، قرآن، صحابہ کرام، یا دیگر اسلامی مقدسات کی توہین ایک سنگین جرم تصور کیا جاتا ہے۔

1۔ توہینِ رسالت ﷺ

پیغمبرِ اسلام ﷺ کی شان میں گستاخی یا توہین سزائے موت کا موجب بن سکتی ہے۔

عدالت میں جرم ثابت ہونے کے بعد اسلامی قوانین کے مطابق سخت تعزیرات لاگو کی جاتی ہیں۔

2۔ قرآن کی بے حرمتی:

قرآن مجید کی بے حرمتی یا اس کی توہین بھی سخت سزا کی مستحق ہے، جو عموماً سزائے موت یا طویل مدت کی قید ہو سکتی ہے۔

3۔ اسلامی شعائر کی توہین:

اگر کوئی شخص اسلام کے بنیادی عقائد، مقدس مقامات (جیسے خانہ کعبہ یا مسجد نبوی)، یا مذہبی احکام کی توہین کرے تو کوڑوں کی سزا، قید یا حتیٰ کہ سزائے موت دی جا سکتی ہے۔

4۔ سوشل میڈیا اور توہینِ مقدسات

سعودی قوانین کے مطابق اگر کوئی شخص سوشل میڈیا یا کسی بھی آن لائن پلیٹ فارم پر توہینِ مذہب کا ارتکاب کرے تو اسے قید، جرمانہ یا ڈیجیٹل پلیٹ فارمز سے مستقل پابندی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

5۔ دیگر مذاہب اور مقدسات کی بے حرمتی

سعودی عرب میں دیگر مذاہب کی عبادات کو عوامی مقامات پر ادا کرنے یا اسلامی عقائد کے خلاف تبلیغ کرنے پر بھی سخت پابندی ہے۔

عدالتی کارروائی اور تعزیرات:

ملزمان کے خلاف مقدمات شریعت کورٹ میں چلائے جاتے ہیں۔

عدالتی فیصلے اسلامی شریعت اور سعودی قوانین کے تحت دیے جاتے ہیں۔

بعض اوقات ملزم کو معافی یا توبہ کا موقع دیا جاتا ہے، لیکن سنگین کیسز میں سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔

یہ قوانین سعودی عرب میں مذہبی تقدس کے تحفظ کے لیے نافذ کیے گئے ہیں اور ان کی خلاف ورزی پر سخت نتائج بھگتنا پڑ سکتے ہیں[20]

خلاصہ بحث

پس بحث یہ بات واضح ہوتی ہے کہ توہینِ مقدسات کا تصور دنیا کے تمام بڑے مذاہب اور قانونی نظاموں میں موجود ہے اور اسے معاشرتی امن، مذہبی رواداری اور دینی حرمت کے تحفظ کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی شریعت میں اس جرم کے لیے سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں

[19] Pākistān Pīnal Kōḍ. Last amended 1437 AH/2016, 100.
[20] Khan, Zaryab. Blasphemy Law in Muslim Countries. Riyadh: Dārussalām, 1445 AH/2024, 76.

لیکن ساتھ ہی عدل و انصاف کی پابندی پر زور دیا گیا ہے تاکہ کسی بے گناہ کو سزا نہ ملے۔ یہودی، عیسائی، ہندو، بدھ اور سکھ مذاہب میں بھی مقدسات کے احترام اور ان کی توہین کے خلاف واضح قوانین اور ضوابط ملتے ہیں۔ اگرچہ مغربی دنیا میں اظہارِ رائے کی آزادی کو بنیادی حیثیت دی جاتی ہے اور وہاں توہینِ مقدسات کے قوانین یا تو ختم کر دیے گئے ہیں یا بہت محدود سطح پر نافذ ہیں، تاہم عالمی ادارے اس بات پر متفق ہیں کہ مذہبی ہم آہنگی اور بین المذاہب احترام دنیا کے امن کے لیے ناگزیر ہیں۔ لہٰذا ایسے قوانین اور اخلاقی اصول لازم ہیں جو مذہبی شعائر کے تحفظ کو یقینی بنائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/کتابیات

* Az-Zabīdī, Murtaḍā. Tāj al-ʻArūs min Jawāhir al-Qāmūs. Edited by Muḥammad ibn Muḥammad ibn ʻAbd ar-Razzāq al-Ḥusaynī. Beirut: Dār al-Hidāya, 1411 AH/1990, 16: 358.
* Aḥbār, 16:24. [Presumed biblical reference; possibly Acts 16:24, but clarification needed due to non-standard citation format].
* Ahd-é-Nāma Atêeq, Khúrōoj, 28:22. [Presumed biblical reference; possibly Exodus 28:22 in Urdu translation, but clarification needed due to non-standard citation format].
* Salāteen, 14:21. [Presumed biblical reference; possibly Kings (1 or 2 Kings) 14:21, but clarification needed due to non-standard citation format].
* Safar-e-Khurooj, 28:22. [Presumed biblical reference; possibly Exodus 28:22 in Urdu translation, but clarification needed due to non-standard citation format].
* Aran, Gidian, Hashim, Khalil. Blasphemy in Past and Present Israel. Bloomington: Indiana University Press, 1428 AH/2007, 233
* Novak, David. The Law of Blasphemy. Washington, DC: Law Library of Congress, 1425 AH/2004, 123.
* Aran, Gidian, Hashim, Khalil. Blasphemy in Past and Present Israel. Bloomington: Indiana University Press, 1428 AH/2007, 220.
* Thomson Gale. Encyclopedia of Religion. 2nd ed. New York: Thomson Gale, 1421 AH/2000, 2: 970.
* Injīl-i Mattī, 12:31. [Presumed biblical reference; Gospel of Matthew 12:31 in Urdu translation].
* Romiyōn, 1:30. [Presumed biblical reference; Romans 1:30 in Urdu translation
* Defamation Act (2009). n.p.: n.p., 1430 AH/2009, 78.
* Defamation Act (2009), 44.
* Webster, Richard. The Law of Blasphemy. Woodbury, MN: Llewellyn Publications, 1421 AH/2000, 145.
* David. Blasphemy and Freedom of Expression in Canada. London: United Society for Christian Literature, 1396 AH/1975, 198.
* Jethar, Robert. Canadian Charter of Rights and Freedom. Canada: Irwin Law Inc., 1430 AH/2009, 333.
* Moon, Richard. "Hate Speech Laws in Canada." Florida State University Law Review (1429 AH/2008): 89.
* Bohlander, Michael. German Criminal Code Strafgesetzbuch-stab. Germany: German University Law Press, 1430 AH/2009, 77.
* Pākistān Pīnal Kōḍ. Last amended 1437 AH/2016, 100 .
* Khan, Zaryab. Blasphemy Law in Muslim Countries. Riyadh: Dārussalām, 1445 AH/2024, 76.